بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے میرے رحیم و کریم معزز اور مہربان اللہ تبارک و تعالیٰ ۔ اِس پیغام میں اپنی خاص رحمتیں اور برکتیں شامل فرما دیں ۔ اے میرے محسن ۔ کریم ۔ رحیم ۔ عظیم آقا ۔ میرے پیارے اللہ جی ! اِس مضمون میں اپنے پاس سے وہ تمام برکتیں اور عرفان ۔ انوار ۔ علوم ۔ اور دلائل بھی ڈال دیں ۔ تاکہ میری قوم کو اِس پیغام کی حقیقت اور صحیح معنی سمجھ آ جائیں ۔ میرے اللہ جی ! میری قوم کے لوگوں کو اپنے فضل سے وسیع توفیق ۔ شعور ۔ سمجھ اور فہم عطا فرما دیں ۔ اِذنِ ھدائیت بھی فرما دیں تاکہ میری قوم کو صاف صاف پتہ چل جائے ۔ کہ ہماری کون کونسی غلطیوں کی وجہ سے ہماری قوم ۔ آپ کی رحمتوں اور آپکے فضلوں سے محروم ہو چکی ھے ۔

حالتِ قوم کیسے بہتر ہو سکتی ھے ؟

اے میرے بھائیو ۔ بہنو ۔ بچو اور ساتھیو ! السلامُ علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ ! آپ سب کی خدمت میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ مندرجہ ذیل مضمون اپنی قوم کو توجہ کروانے کیلیئے ہے ۔ قومی غفلت کئی معاملات میں ھے مگر ۔ اِس مضمون میں صرف اُن غفلتوں کا بیان ھے جن غفلتوں کی ۔ بنیادی وجہ ۔ قرآنِ مجید سے لا پرواہی اور لا علمی ھے ۔

اے میرے پیارے ہموطنو ! زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ھماری آنکھیں مشاہدہ کرتی ہیں ۔ وہ تمام حالات ۔ واقعات اور چیزیں ۔ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں ۔ اِس قسم کی آیاتِ الٰہی کا اِنکار بھی اسی طرح منع ہے جس طرح کہ لکھی ہوئی آیات کا اِنکار اور تکذیب منع ھے ۔ میرے بھائیو ! ہمارے پیارے وطن (پاکستان) کے عمومی حالات پر صدقِ دِل سے غور کریں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ کافی سالوں سے ۔ ہماری قوم پر اللہ تعالیٰ کا مسلسل بڑھنے والا عذاب نازل ہو رہا ھے ۔ افسوس یہ ھے کہ ہماری قوم کے اکثر علماء ۔ سیاسی راہنماؤں ۔ اور مذہبی جماعتوں کے سربراہوں نے ۔ خداوندِ کریم کی طرف سے نازل ہونے والے ہر ایک عذاب کو نظر انداز کر دیا ۔

قوموں کی اِصلاح کی غرض سے اللہ تعالیٰ اِسی دُنیا کی زندگی میں پہلے ادنیٰ عذاب چکھاتے ہیں ۔ تاکہ اُن لوگوں کو غلطیوں سے باز آنے کا موقع مل جائے ۔ جب کوئی قوم ہلکے عذاب کے بعد اپنی غلطیوں سے باز نہیں آتی تو پھر اللہ تعالیٰ عذاب میں بتدریج اضافہ کرتے ہیں ۔ مقصد یہی ہوتا ھے کہ قوم اپنے اعمال و نظریات کی اصلاح کر لے ۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے کِسی بھی قوم کو اِس دُنیا کی زندگی میں عذاب کیوں دینا ھے ؟ ۔ دُنیا کی

زندگی میں شدید ترین عذاب جو کسی قوم پر آ سکتا ہے۔ وُہ بستیوں کی ھلاکت ھے ۔ مگر۔ اللہ تبارک وتعالےٰ کا یقینی اعلان ھے کہ ھمارے رحیم اور کریم اللہ تعالےٰ کبھی بھی نہ تو کوئی عام عذاب بھیجتے ہیں اور نہ ھی کسی بستی پر ھلاکت والا عذاب بھیجتے ہیں ۔ جب تک اُن بستیوں میں اپنا کوئی رسول مبعوث نہ فرمادیں ۔ میرے عزیز ہم وطن بھائیو ۔ دیکھیں:

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ -----[سورۃ بنی اسرائیل-آیت ۱۵]

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾ ---------------[سورۃ القصص-آیت ۵۹]

ہماری زندگیوں میں بالاکوٹ اور اُسکی نواحی بستیاں (ھلاک) اور تباہ ہوگئیں۔مگر ہمارے اکثر علماء نے اُس (بلاشبہ) عذاب کو بھی نظرانداز کردیا ۔ کیونکہ اُن علماء اور مذھبی راہنماؤں کو اپنے جھوٹے عقیدہ (ختمِ نبوت) سے ایسا والہانہ لگاؤ تھا ۔کہ وُہ کسی ھلاکت والے عذاب کے آجانے کو قبول نہیں کرسکتے تھے ۔ تمام مذھبی جماعتوں کے سربراھوں ۔تمام علماء۔ اکثر صاحبِ علم راہنماؤں ۔کو خوب اچھی طرح پتہ ہے کہ قرآنِ مجید کے واضح فرمان کے مطابق۔کسی بھی قوم پر عذابِ الٰہی آنے سے پہلے ۔ اُس قوم کے اندر ۔ اُس قوم کے اَپنے لوگوں میں سے ۔کوئی نہ کوئی اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) آنا ایک لازمی شرط ھے ۔ اگر وہ علماء یہ بات تسلیم کرتے کہ واقعی اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب آیا ھوا ھے۔ تو اُنکو یہ بھی ماننا پڑتا کہ پھر کوئی نہ کوئی اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) بھی ضرور آیا ہوگا ۔ اور اگر وہ یہ بات مانتے تو پھر اُن کا باطل عقیدہ (ختمِ نبوت) غلط ثابت ہو جاتا ۔ ہماری بدقسمتی سے ہماری قوم کے اکثر علماء۔ سیاسی راہنماؤں ۔ اور مذہبی جماعتوں کے سربراھوں نے اپنا جھوٹا عقیدہ بچانے کی خاطر۔ اللہ تعالےٰ کے عذاب کا ھی اِنکار کردیا ۔

بالاکوٹ اور اُسکی نواحی بستیاں ھلاک ہوگئیں ۔ ہزاروں لوگ لقمہ اجل ہوگئے ۔ میری پیاری قوم کے لاکھوں افراد ۔ بےگھر۔ بےسروسامان اور بے سہارا ھوگئے ۔ ہزاروں بچے لاوارث ۔یتیم ۔ مسکین بن گئے ۔مگر تمام مذھبی جماعتوں کے سربراھوں ۔تمام علماء۔ اکثر صاحبِ علم راہنماؤں نے اللہ تعالےٰ

کے بھیجے ہوئے - اِتنے بڑے عذاب کو عذاب کہنے سے اِنکار کر دیا ۔ صرف اِس وجہ سے یہ انکار کیا تا کہ اُنکے (جھوٹے) عقیدہ ختم نبوت کا جھوٹ ہونا ثابت نہ ہو جائے ۔

اے میرے پیارو - میرے عزیز بھائیو ۔ بہنو ۔ ساتھیو ! خود غور کرو ۔ دیکھو اور سوچو! ھمارے عالیشان اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان ایک یقینی سچا اعلان ہے ۔ نعوذ باللہ - کیا یہ آیت جھوٹ ہے ؟ کیونکہ اگر یہ آیت سچ ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ بالاکوٹ ھلاک ہو جائے اور وہاں کوئی بھی اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) نہ آیا ہو ؟ سوچو ! میرے عزیزو! اَپنے اللہ جی کی بات کو اپنے خیالی نظریات ۔ اور بعض اِنسانوں کے بتلائے ہوئے نظریات کی وجہ سے نہ جھٹلاؤ - ھمارے مالک - ھمارے اللہ تعالےٰ کی آیت سچی ہے ۔ ہماری قوم کو غلطی لگی تھی - اَب توبہ کر لو - ھمارا پیارا اللہ غفور اور رحیم ھے ۔ بَس اب باز آ جاؤ ۔ اللہ جی کے بھیجے ہوئے رسولوں کے طلبگار اور اُمیدوار بن جاؤ - اللہ جی کے بھیجے ہوئے رسولوں کو قبول کرنے کیلئے سچے دِل سے تیار بلکہ مُتلاشی رہو ۔ تڑپ تڑپ کر ڈھونڈو ۔ مجھے لگتا ہے کہ! میرے اللہ جی نے - اپنے جِس رسول کو بالاکوٹ بھیجا تھا وہ اَبھی تک (۲۰۱۲ء) زندہ ھونگے ۔ اللہ جلّشانہٗ کے اِلفاظ کی عزت کرو ۔ ختمِ نبوت کا نظریہ غلط ھے ۔ کیونکہ اب تو عملی طور سے اور ھماری آنکھوں کے سامنے ثابت ہو گیا ھے ۔ کہ کئی بستیاں تباہ (ھلاک) ہو گئیں ۔ اللہ تعالےٰ کے اپنے منہ کے اِلفاظ (بغیر کِسی شرط کے) یہ ہیں کہ ھمارے اللہ جی ۔ جب تک کسی بستی میں ۔ رسول مبعوث نہ کر لیں تب تک اُس بستی (اُن بستیوں) کو ھلاک نہیں کرتے ۔ جِن دِلوں میں اللہ تعالےٰ کے الفاظ کی سچی عزت و احترام ہے ۔ وہ دِل تسلیم کر لیں گے کہ ھمارے معزز اللہ جی کی بات یقیناً سچی ھے ۔ کوئی نہ کوئی اللہ جی کا بھیجا ہوا اِن بستیوں میں ضرور مبعوث ہوا ہوگا ۔ ورنہ ھلاکت والا عذاب نہ آتا ۔

اے میرے پیارے ہموطنو - میرے عزیز بھائیو ۔ بہنو ۔ ساتھیو ! شیطان تمہارے دِلوں کو اللہ تعالےٰ کی آیات کے بالکل خلاف یقین کرنے پر مائل کرنا چاہتا ھے ۔ لیکن شیطان کبھی بھی ایسے نہیں کرے گا کہ تمہیں آ کر صاف بتلائے ۔ کہ وُہ شیطان ھے - اور یہ چاہتا ھے کہ تم اللہ کی بات (فرمان) کے برخلاف اُسکی (شیطان کی) بات پر یقین کر لو - وُہ تمہارے دِلوں کے خیلات پر اپنا اثر ڈالنے کیلئے ہر ایک ممکن طریقہ اِستعمال کرتا ہے - معاشرے کے معزز اور معتبر افراد کے ذریعہ سے (وساطت سے) عوام الناس سے شیطانی نظریے منوانا - شیطان کے کئی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے ۔ شیطان مکار ھے - اکثر اوقات - انسانوں سے اللہ

تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی ایسے دھوکے دے کر-کرواتا ھے-کہ شیطان کا کہنا ماننے والوں کو اِسطرح لگے -کہ وُہ تو اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق بالکل ٹھیک کام کررھے ہیں - شیطان اُنکو اُنکے اعمال اور اُنکے نظریات - خوبصورت بناکر دِکھلاتا ھے - اِس قسم کی مکاری کیلئے شیطان - مذھبی راہنماؤں - اورمقبولِ عام علماء کے خیالات میں اپنے فتنہ خیز نظریات (نقطے- مطلب) شامل کردیتا ھے - ذرا غورکرو- اگر ہررسول اورہر نبی کی خواہشات میں شیطان کچھ ڈال سکتاھے توعام علماء کی خواہشات میں کیوں نہیں ڈال سکتا ؟ ذرا سوچو !!!

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾ -------- [سورة الحج-آیت ٥٢]

ھماری قوم کی **ایک بڑی غفلت یہ ھے** کہ اکثر لوگوں کو اللہ جی کی آیات کا اِنکارکرنے کا ڈر توھے -مگر اُن کو یہ احساس (شعوریاڈر) نہیں ھے کہ اللہ کی آیات کو سُننے کے بعد اُن آیات سے لاپرواھی کرنا-اُن کو اَن سُنی کرنا - یا پھراُن آیاتِ الٰہی میں جوحکم (ھدائیت یافرمان) ھے -اُس ھدائیت کے مخالف نظریہ رکھنا بھی اُن آیات کااِنکارکرناھی ھے - اگراللہ جی کی آیات سُن کر صاف اِنکارتونہیں کیا لیکن مانا بھی نہیں اور **ضروری پرواہ** (غور-تحقیق) بھی نہیں کی، تو ایسی لاپرواہی اللہ کی آیات سےتمسخریاانکارہی ھے -

خالی یہ کہہ دینا کہ ھم مانتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں لکھی ہوئی سب آیات اللہ تعالےٰ کی آیات ہیں- یہ بات کافی نہیں ھے- اُن آیات کےاندرجو فرمان (ھدائیت یابیان) اللہ تعالےٰ نےفرمایا ہے اُسکی فرمان کی اطاعت (پیروی + عمل درآمد) کرنا ضروری ہوتاھے - آیاتِ الٰہی کو ماننے کا صحیح مطلب یہ ھے -

ھماری قوم کی بھاری اکثریت اللہ تعالےٰ کی اُن تمام آیات کی عملاً مُنکر ھے - جِن آیات میں اللہ تعالےٰ نے - رسولوں کے ہمیشہ (ہر قوم- ہرملک میں) آتے رہنے کا بیان فرمایا ھے - حیرت انگیز جہالت اورغفلت یہ ھےکہ ھم مُنکربھی ہیں -مگریقین رکھتے ہیں کہ ھم منکرنہیں ہیں - خود اپنی ہی حالت سے غافل

ہیں ۔تقریباً ساری قوم (بھاری اکثریت مُراد ہے) نے قرآنِ مجید کو مہجور و متروک کیا ہوا ھے - ایک غلط تصور (نظریہ) قوم میں یہ پھیلا ہوا ھے کہ ہمیں قرآن کی آیات کی سمجھ نہیں آسکتی ۔ اگرچہ ہماری زبان میں ترجمے بھی مہیا ہیں مگر ہمارے لیے اپنی زبان کے ترجمے کو سمجھنا بھی گویا ایک (نعوذ باللہ) ناممکن کام ھے ۔ شیطان نے ایسا دھوکہ دیا ھے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی قرآن کو خود پڑھ کر سمجھنے کی کوشش کرنے کو بھی تیار نہیں ہیں ۔ ہماری قوم کے مذھبی علماء نے عوام کو یہ پتہ ہی نہیں لگنے دیا کہ قرآنِ مجید کا علم تو اللہ تعالےٰ خود پڑھاتے ہیں ۔ لگتا ھے کہ اکثر مذھبی علماء کو شاید خود بھی اِس حقیقت کا علم نہیں ھے ۔ اکثریت تو یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کرتی کہ قُرآن میں اللہ تعالےٰ نے کیا کیا ھدایات بیان فرمائی ہیں ۔ مگر اِس کے باوجود ساری قوم یہی یقین کئے ہوئے ھے ۔کہ ہم تو قرآنِ کریم کا احترام کرنے والی قوم ہیں ۔ قرآنِ کریم میں تدبر نہ کرنے کو اور قرآن سے ھدایت ڈھونڈنے کی جسارت نہ کرنے کو ہماری قوم نے قرآن کا احترام کرنا تسلیم کرلیا ھے ۔

معدودے چندلوگ - جو میرے اللہ جی کے کلامِ پاک پر تدبر کرتے ہیں اُن میں بھی اکثر ھدایت کو تلاش کرنے کی بجائے اپنے پہلے سے موجود نظریات یا عقیدوں کو سچا ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک میں صرف یہ ڈھونڈ ھتے ہیں کہ کونسی آیات اُن کے پہلے سے متعین نظریات کے مطابق ہیں - یا پھر کون کونسی آیات ہیں جن کے معانی کے ساتھ کچھ کاریگری کرکے اُن آیاتِ قرآن کو - پہلے سے متعین نظریات کے مطابق لگایا جا سکتا ھے ۔

گویا - ھر ایک فرقہ کے عوام بھی اور علماء بھی - اپنے نظریات کو اللہ تعالےٰ کی ھدایت کے مطابق دُرست کرنے کی بجائے - اللہ تعالےٰ کے کلام کو اپنے نظریہ (عقیدہ) کے مطابق دِکھلانے کے لئے قرآنِ کریم کی آیات کے معنے (ترجمہ) تبدیل کرلینے پر نازاں وفرحاں ھیں ۔

قومی غفلت یہ ھے کہ: جب اللہ تعالےٰ اپنے کسی بندے پر- اپنی آیات کے معارف نازل فرماتے ہیں تو میری قوم کے لوگ اُن معارف کو سُنے بغیر ہی رَد کردینا چاہتے ہیں - اگرچہ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں صاف صاف بیان فرمایا ہوا ھے ۔کہ اللہ تعالےٰ اپنے (اَن گنت اور منتخب) بندوں کو الکتاب کا عرفان عطا کرتے ہیں ۔ مگر (تقریباً) پوری قوم کو شیطان نے کسی طرح قرآنِ مجید کی اِس ھدائیت کے بالکل برعکس

نظریات کا قائل کیا ہوا ہے ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کتاب کا علم رکھنے والے عام علماء کا ذکر پندرہ (۱۵) آیات میں فرمایا ہے ۔ اور چار (۴) آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اُن منتخب بندوں کا حال بیان فرمایا ہے ۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے (بذاتِ خود) کتابِ الٰہی کا عرفان اور سچا علم عطا فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے براہِ راست الکتاب (قرآنِ مجید بھی شامل ہے) کا علم پانے والوں کیلئے [الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ] کے اِلفاظ استعمال فرمائے ہیں ۔ اور تمام علماء کیلئے [الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ] کے اِلفاظ استعمال فرمائے ہیں ۔ اے میرے محترم بھائیو! ذرا توجہ سے دیکھیں کہ ہمارے اللہ تعالیٰ نے اِن دونوں قسم کے علماء کے متعلق کیا بیان فرمایا ہے :۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٢١﴾ [سورۃ البقرۃ ۔ آیت ۱۲۱]

وُہ لوگ جن کو ہم نے الکتاب (قرآن بھی شامل ہے) کا علم عطا کیا ہے ۔ وُہ اُس کتاب کی ایسی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے ۔ وہی وہ لوگ ہیں جو اِس (کتاب اللہ) پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور جو کوئی اِس کتاب کا (یا اِس آیت والی بات کا) اِنکار کرے گا وہ خود نقصان اٹھائے گا ۔

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ [سورۃ البقرۃ ۔ آیت ۱۴۶]

وُہ لوگ جن کو ہم نے الکتاب (قرآن شامل ہے) کا علم عطا کیا ہے ۔ وُہ اُس کتاب کو اِس طرح سے پہچانتے ہیں ۔ جِس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ۔ اور یقیناً اُن میں بھی ایک فریق ایسا بھی ہے ۔ جو علم ہونے کے باوجود بھی حق کو (سچائی کو) چھپائے رکھتے ہیں ۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ [سورۃ البقرۃ ۔ آیت ۱۰۱]

اور جب بھی اُن کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول پہنچا ۔ جِس رسول کی تصدیق اُن کے پاس پہلے سے موجود کتاب اللہ میں تھی ۔ تو کتاب کا علم دیے گئے لوگوں میں سے ایک فریق نے اللہ کی کتاب کو اِس طرح سے نظرانداز کر دیا جیسے کہ اُنکو اُس تعلیم (تصدیقِ رسول والی آیات کا) کا علم نہیں ہے ۔

ھماری قوم کی بھاری اکثریت عام علماء[الَّذِینَ أُوتُواالْكِتَابَ] کے کہنے پر - براہِ راست اللہ تعالےٰ سے علم پانے والوں [الَّذِینَ آتَیْنَاھُمُ الْكِتَابَ] کے بیان کئے ہوئے ترجمے کو دیکھے یا سُنے بغیر ہی رَد کر دینے کو تیار ہوجاتی ھے ۔قوم کے اکثر لوگوں کو یہ علم ھی نہیں ھے کہ اللہ تعالےٰ نے [آتَیْنَاھُمُ الْكِتَابَ] کے متعلق قرآنِ مجید میں کیا فرمایا ہوا ھے ۔ آپ نے دیکھ لیا ھے کہ عالم الغیب اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی آپ کو یہ نصیحت فرمادی تھی ۔کہ رسولوں کے آنے کے متعلق اکثر علماء اللہ تعالےٰ کی کتابوں کا علم ہونے کے باوجود بھی یاتو اُس تصدیق کو چھپائیں گے ۔ یا دانستہ ایسے نظرانداز کردیں گے جیسے کہ اُن کو علم ھی نہیں ھے - حالانکہ اُن کو علم ھے ۔

ایسے لگتا ھے کہ غالباً مذھبی جماعتوں کے سربراہوں اور اکثر علمائے دین نے اِس قُرآنی حقیقت کو عوام سے چھپا کر رکھا ہوا ھے ۔ اللہ تعالےٰ ۔میری قوم کے جِن افراد کو توفیق عطا کردیں کہ وہ اِن دونوں قسم کے علماء کے متعلق قرآن کی بتلائ ہوئی ھدایت کو سمجھ لیں ۔ تو پھراُن سب افراد کو چاہیے کہ یہ سچائی دوسرے دِینی بھائیوں کو بھی ضرور بتلائیں ۔

اے میری پیاری قوم کے لوگو!۔ جب اللہ تعالےٰ کا کوئی بندہ - اللہ تعالےٰ سے براہِ راست (Direct) علم پاکر آپ تک اُن آیاتِ قرآن کے (اللہ تعالےٰ سے سیکھے ہوئے) معنی بتلائے تو آپ پر فرض ہوجاتا ھے کہ آپ اُس عاجز بندے کی بات بھی توجہ اور صاف دِل سے سُن لیں ۔**کیونکہ** علیم وحکیم اللہ تعالےٰ نے ۔ قرآنِ مجید میں صاف ھدایت (حکم) دی ہوئ ھے کہ جب کبھی بھی اللہ کے بندے ۔ الٰہی کتاب کا علم رکھنے والے دو مختلف فریق (ترجمہ میں اختلاف والے فریق) دیکھیں تو اللہ تعالےٰ کا حکم ہے ۔کہ اللہ کے بندے ۔ اُن دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کی بھی اطاعت نہ کریں ۔

> یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِن تُطِیعُوا فَرِیقًا مِّنَ الَّذِینَ أُوتُوا الْكِتَابَ یَرُدُّوكُم بَعْدَ إِیمَانِكُمْ كَافِرِینَ ﴿١٠٠﴾
> [سورۃ آلِ عمران - آیت ١٠٠]
> اے وہ لوگو جو مومنین ہو۔ جب کتابِ الٰہی کے عالموں کے (دو یا زیادہ) فریق دیکھو! تو اگر ایسی صورت میں تم نے کسی بھی ایک فریق کی اطاعت کی۔تو وہ (علماء) تم کو تمہارے ایمان لاچکنے کے بعد واپس کافر بنادیں گے ۔

یہ حکم ایسی صورت کیلئے ھے - جب کتابِ الٰہی کے کسی مسئلہ (تفہیم) پر علماء کے دو یا دو سے زیادہ فریق ہوں

۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ مومنین کو ھدایت کر رھے ہیں کہ وُہ دونوں فریقوں کی بات سُنیں اور خود فیصلہ کریں کہ کِس فریق کی تفہیم یا ترجمہ اُن کے دِل کو ٹھیک لگتا ھے ۔کسی ایک فریق کی اطاعت نہ کریں بلکہ اپنے دِل کے مطابق خود فیصلہ کریں ۔ اللہ تعالے نے آپ کو یہ حکم دیا ہے ۔ تو لازماً آپ کو ایسے حالات میں فیصلہ کرسکنے کی طاقت ۔علم بھی دیا ہوا ھے ۔ شاید آپ کو علم اور اعتماد نہیں ھے ۔کہ آپ میں ایسے فیصلے کرنے کی طاقت موجود ھے ۔ اگر آپ میں یہ اہلیت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم نہ دیتے ۔ ...لَايُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ [سورۃ البقرۃ ۔آیت ۲۸۶]

اپنے اللہ جلّ شانہٗ کے صادق ہونے کا یقین کرلیں۔ لہذا جب بھی آپ قرآنِ مجید کی آیات کے بارہ میں ایک مختلف (نئے یا متضاد) معانی یا ترجمہ پر اِطلاع پائیں۔ تو آپ کے سامنے یقیناً دو یا دو سے زیادہ فریق بَن گئے ۔ ایک فریق اُن علمائے کرام کا ہوگیا جو کہ پہلے والے ترجمے (معانی) کو ٹھیک سمجھتے ہونگے ۔ دُسرا فریق وُہ شخص (فرد یا عالم یا افراد) ہونگے جو اُنہی آیات کے مختلف ۔(نئے یا متضاد) ترجمہ یا معانی کے ٹھیک ہونے کا دَعوہ کرتے ہونگے ۔ میرے پیارے بھائیو۔بہنو ! ھمارے مالک ھمارے اللہ تعالیٰ نے ھم سب ماننے والوں کو یہ ھدائیت فرمائی تھی کہ اے اللہ کے پیارے بندو! جب کبھی اِسطرح کی نوبت (Situation) ہوجائے تو ایسی صورت میں تم (اے مومنو) !!! کسی بھی ایک فریق کی اطاعت نہ کرنا ۔گویا کہ ۔ خود اپنے دِل اوردماغ سے فیصلہ کرنا ۔ [سورۃ آلِ عمران ۔ آیت نمبر ۱۰۰]

میرے پیارے ہموطنو۔میرے عزیز بھائیو۔بہنو اور ساتھیو ! ھمارے پیارے اللہ تعالیٰ نے قومی زندگی کے سارے مسائل کو حل کرنے کیلئے بنیادی اصول (Fundamental Principles) قرآنِ مجید میں بیان فرمائے ہوئے ہیں۔ ھماری ساری قوم یہ بات جاننے کا زبان سے تو اقرار کرتی ھے ۔مگر ایسے دکھائی دیتا ھے کہ ھماری قوم کی اکثریت کو قرآن سے ھدائیت پاسکنے پر یقین نہیں ھے ۔ شیطان نے ۔کسی طرح ھمارے سارے معاشرے میں۔ ھمارے اللہ تعالیٰ جی کے متعلق کئی بدگمانیاں (الزامات ۔تہمتیں) عجیب مکاری کے ساتھ مقبولِ عام کروائی ھوئی ہیں ۔ اُن کئی قِسم کے الزاموں میں سے ایک الزام یہ بھی ھے ۔ اللہ تعالیٰ جی نے ھماری قوم (پاکستانی) کیلئے جو ھدایت نازل فرمائی ہوئی ھے (یعنی قرآنِ مجید) ۔اُس ھدایت کو ایسا بنایا ھے کہ ھماری سمجھ میں نہیں آسکتی ۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جی کو پتہ ھے کہ ھماری زبان عربی نہیں ھے۔ مگر ھمارے لئے ھدایت صرف عربی زبان میں نازل فرمائی ھے ۔ اور خالی یہی نہیں بلکہ (نعوذ باللہ) آئندہ کیلئے

آسمانی ھدایت کے نزول کا سلسلہ بھی ھمیشہ کیلئے ختم کر دیا ھے ۔ (سب لوگوں کا یہ خیال نہیں ھے)۔ حالانکہ۔ میرے پیارے اللہ تعالےٰ جی نے کئی آیاتِ قرآن میں تحریری وعدے اور یقین دہانیاں عطا کی ھیں مگر میری قوم کے تقریباً تمام لوگوں (علماء سمیت) کو یہ یقین ھی نہیں ھے کہ اللہ تعالےٰ آپ (خود) قرآن کا علم پڑھاتے ہیں ۔ اللہ تبارک وتعالےٰ قرآنِ مجید کی آیات کی حکمت ۔تفصیل ۔تفہیم ۔قرات ۔ترجمہ ھر ایک طلبگار (جو مانگتا ھے) کو بذاتِ خود پڑھاتے (نازل فرماتے ۔سکھلاتے) ہیں۔ دیکھیں !

وَالَّذِیٓ أَوۡحَیۡنَآ إِلَیۡكَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ هُوَ ٱلۡحَقُّ مُصَدِّقٗا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِعِبَادِهِۦ لَخَبِیرُۢ بَصِیرٞ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوۡرَثۡنَا ٱلۡكِتَٰبَ ٱلَّذِینَ ٱصۡطَفَیۡنَا مِنۡ عِبَادِنَاۖ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٞ لِّنَفۡسِهِۦ وَمِنۡهُم مُّقۡتَصِدٞ وَمِنۡهُمۡ سَابِقُۢ بِٱلۡخَیۡرَٰتِ بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَضۡلُ ٱلۡكَبِیرُ ﴿٣٢﴾ ------ [سورۃ فاطر- آیت ۳۱ تا ۳۲]

اور ہم ہی ہیں۔جو تمہاری (قرآن پڑھنے والا ہر شخص یہاں مخاطب ھے) طرف کتاب میں سے وہ سچائی (حق) وحی کرتے ہیں جس کی تصدیق بھی اُس کچھ (کتابِ الٰہی) میں موجود ھے جو کچھ کہ پہلے ہی اُن کے ہاتھوں میں ھے ۔ یقیناً اللہ اپنے ہر بندے کو دیکھتا ہے اور اُسکی خبر رکھتا ھے ۔ پھر اِس طرح سے۔ہم (اللہ تعالےٰ) اپنے بندوں میں سے جن کو بھی منتخب کر لیں، اُن کو کتاب کا وارث بنادیتے ہیں ۔ اگرچہ۔ اُن میں اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ۔ میانہ رو ۔ اور اذنِ الٰہی سے نیکی میں سبقت لیجانے والے بھی ہوتے ہیں ۔ یہ بات (یعنی کتاب میں سے وحی کر کے اپنے منتخب بندوں پر حق نازل فرمانا) ۔ اُس کا (یعنی اللہ تعالے کا) فضلِ کبیر ھے ۔

قرآنِ کریم کی آیات کا علم ۔تفہیم ۔مطلب سکھلانے کا ھمارے پیارے اللہ جی نے ! کئی قسم کا پکا بندو بست کیا ہوا ھے ۔ مجھے تو یہ لگتا ھے کہ بس اللہ تعالےٰ کو یہ دِکھلا دیں کہ آپ کو سچ مچ خواھش ھے ۔ حتی الوسع کوشش بھی کی ھے مگر اللہ جی سمجھ نہیں آئی ۔ پھر دیکھیں کہ ھمارے مالک ھمارے اللہ جی کیسے اور کتنا علم عطا فرماتے ہیں ۔ ھمارے اللہ جی نے ھماری اپنی قوم کے اندر ہی سے ھماری اپنی زبانیں بولنے والے کئی (اَن گنت) رسول بھیجے اور بھیجتے رہتے ہیں ۔ صرف اِتنی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ انسانوں کو زبردستی ھدایت نہیں دیتے ۔ اِنسان کو اختیار دینے کا وعدہ کر چکے ہوئے ہیں ۔ میرے پیارے بھائیو۔بہنو۔بچو اور ساتھیو ! اسی مضمون کے صفحہ نمبر ۶ پر جو سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۰۱ میں آپ نے اللہ تعالے کا فرمان دیکھا ھے ۔ اُس سے واضح ہو گیا ہو گا کہ خصوصاً جب قوموں کی طرف اللہ تعالےٰ اپنے پاس سے کِسی کو بھیجتے ہیں ۔ تو علماء کیسے ظلم کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی آیات کو دانستہ نظر انداز کر دیتے ہیں ۔

اللہ تعالےٰ تو متواتر (ایک کے بعد دوسرا) رسول بھیجتے رہے ہیں ۔ ھماری قوم نے اور ہمارے علماء نے اُن کو پہچاننے اور تسلیم کرنے سے ہمیشہ اِنکار کر دیا ۔عین جِس طرح اللہ تعالےٰ نے پہلی قوموں کی طرف مسلسل (لگا تار) رسولوں کو بھیجا ۔ اُسی طرح موجودہ زمانے کی تمام قوموں کی طرف بھی اپنے منتخب بندوں کو بھیجتے رہتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کی زمین کا کوئی بھی حصہ۔کسی بھی زمانے (صدی) میں اللہ جی کی طرف سے بھیجے ہوئے اللہ کے بندوں (حجت اللہ) سے خالی نہیں رہا ۔اللہ جی کی طرف سے بھیجے ہوئے ہر ایک اللہ کے بندے کیلئے عربی زبان میں لفظ [رسول] ہوتا ھے ۔ میری قوم (پاکستانی) کے اکثر افراد نادانی یا لاعلمی یا لاپرواہی کی وجہ سے اِس لفظ [رسول] کا غلط مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ لازماً ہرایک رسول حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جیسا ۔ اور اسی معیار کا اِنسان ہوتا ہوگا ۔ اِس غفلت (لاعلمی) کی وجہ بھی قرآن کی تعلیم سے لاتعلقی (دُوری) ھے۔ دیکھیں! اللہ تعالےٰ خود اپنے بھیجے ہوؤں (رسولوں) کے متعلق کیا فرماتے ہیں ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿٢٠﴾ ---- [سورۃ الفرقان-آیت ٢٠]

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾ [سورۃ ابراھیم-آیت ٤]

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ [سورۃ ابراھیم-آیت ١١]

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ [المؤمنون-آیت ٢٠]

یہ آیات تاکید کے ساتھ بتلارہی ہیں۔کہ رسول بھی عام لوگوں کیطرح ہی ہوتے ہیں۔ غور فرمائیں ۔

ہماری قوم نے اللہ تعالےٰ کی مندرجہ بالا آیات کے سخت برخلاف ۔ اللہ کے بھیجے ہوؤں کے متعلق ایسا معیار (Criteria) فرض کرلیا ۔ جِس معیار پر کسی عام انسان کا پورا اُترنا ناممکن تھا ۔ اللہ تعالےٰ نے تو ایسے

رسولوں کی باتیں کی ہیں یا وعدے فرمائے ہیں ۔ جِن کو یہ ھدایت بھی کرنی پڑی ۔کہ اے میرے رسولو (بھیجے ہوئے بندو) طیب چیزوں میں سے کھایا کرو ۔ اور اعمالِ صالحہ کیا کرو !
میں (اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ) اس مضمون میں اپنی قوم سے اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں (رسولوں) کی بات کررہا ہوں ۔ جو مندرجہ بالا آیاتِ قرآن کے مطابق ہماری ہی طرح کے عام انسان ہیں ۔ لہٰذا اُنکی ایک لازمی نشانی یہ ہوگی کہ اُن میں سے ہرایک ہماری قوم کی ہی زبان میں اللہ جی کی آیات بیان فرمائے گا ۔ہم جیسا ہوگا ۔ ہمارے بازاروں گلیوں میں ہماری طرح چلتا پھرتا ہوگا ۔ میرے اللہ جی اور میں تو اِس طرح کے رسولوں کی بات کررھے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسےھی بندوں کیلئے قرآنِ پاک میں [رسول] کا لفظ استعمال فرمایا ھے ۔ اِس لفظ کا سچا اور صحیح مطلب بس یہی ھے کہ جوکوئی بھی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہو ۔ ہرایک ایسا انسان اللہ تعالیٰ کا رسول ھے ۔ یعنی بھیجا ہوا ھے ۔

میرے پیارے ۔میرے معزز بہن بھائیو اور بچو! اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ کے ایسے بندے ہمیشہ سے ہر ایک قوم اور مذھب کے لوگوں میں آتے رہتے ہیں ۔ اَن گنت ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے براہِ راست قرآن کی آیات کا علم حاصل کرکے معاشرے میں پھیلے ہوئے غلط عقائید کی اِصلاح کرتے ہیں ۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ: کب کب ۔کِس کو ۔کتنوں کو ۔کہاں کہاں ۔کتنا کتنا علم دے کر۔ بھیجنا ھے ۔ انسانوں کو یہ حق نہیں ھے ۔کہ وہ خود ہی رسولوں کیلئے معیار یا شرائط (Criteria) مقرر کرلیں ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہ نہایت اعلٰی اور باوقار طریقوں سے اپنے بندوں میں سے اپنے رسولوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ ہماری قوم نے اپنی نادانی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی اِس نعمت کو خود ھی اپنے آپ پر بند (منع ۔ناممکن) قراردے دیا ۔

اے میرے پیارے ہموطنو! اپنے اللہ جی پر (لاعلمی سے) ایسے بہتان (بدگمان) نہ خود لگاؤ اور نہ ہی کسی دُوسرے انسان سے اللہ جی کے متعلق ایسے خیالات قبول کرو ۔جِن سے یہ بات ثابت ہوتی ہو کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ ایک ظالم ۔ لاپرواہ ۔ بےعقل حاکم کی طرح ہیں ۔ (استغفراللہ ربی)
میرے عزیز ہموطنو! ہمارے مقدس ومحترم اللہ تعالیٰ کا ہرایک وصف (نام) صرف اُسکی تقدیس اور حمد (تعریف) کیلئے ھے ۔ اللہ تعالیٰ کے [بے پرواہ ۔غنی ۔صمد] ہونے میں بھی بے پرواہی کا جو اور جتنا تعریف والا حصہ ھے ۔ صرف اُسی حد تک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہیں ۔ جب بے پرواہی

ایک عیب بن جائے تو ھمارے مالک ہمارے اللہ میں وہ بے پرواہی نہیں ہوتی ۔ اللہ تعالےٰ ایسے نہیں ہیں: کہ پاکستان کے کروڑوں عوام کو خود تخلیق کیا اور پھر (نعوذ باللہ) بھول گئے ۔عربی زبان میں ہماری قوم کیلئے ھدایت کی کتاب مقرر فرمادی ۔ اور یہ بھی نہ سوچا کہ ہماری زبان تو عربی نہیں ھے ۔ میرے پیارے بھائیو۔بہنو۔ساتھیو اور بچو! اپنے عالیشان اللہ جی پر بُرے گمان نہ کرو ۔ اپنے اللہ کو باوقار اور معزز یقین کرلو۔ اللہ تعالےٰ ۔اَب بھی ۔آج بھی ۔ ہر ایک شخص کو لازماً (اُسکی اپنی زبان میں) ھدایت پہنچانے کا انتظام فرماتے ہیں ۔ جو بھی چاھے اللہ تعالےٰ اُسکو ضرور اپنے نور کیطرف ھدایت دیتے ہیں۔

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ [آیت الکرسی-سورۃ نور-آیت ۳۵ کا حصہ ھے]

اللہ تعالےٰ نے ہماری اپنی زبان میں ہمارے اپنے ہی لوگوں میں سے منتخب کر کر کے اپنے اَن گنت بندوں کو ہماری ھدایت کیلئے بھیجا ہوگا ۔ ہماری قوم نے بدقسمتی سے ایسا غلط عقیدہ اپنا لیا ۔کہ اللہ جی کے بھیجے ہوئے ہر ایک بندے کو سُنے ۔دیکھے۔پرکھے بغیر ہی مستردِ کردیا ۔ ھدایت تو آتی رہی ھماری قوم ھدایت کو قبول نہیں کرسکی ۔ اللہ تعالےٰ ہماری نادانیوں کو اپنے رحم اور عفو سے معاف فرمادیں ۔

میرے پیارے بھائیو۔بہنو۔ جِن قومی غفلتوں (کوتاہیوں) کا اِس مضمون میں ذکر کیا ھے ۔ اِن کے علاوہ بھی بہت ساری اور غفلتیں یا غلطیاں ہم میں ہیں۔ مجھے غور کرنے سے یہ پتہ لگا ھے ۔ہماری تمام غلطیاں (غفلتیں) ایک دُوسری غلطی (غفلت) کی وجہ بھی ہیں اور ایک دُوسری سے پیدا بھی ہوتی ہیں ۔گویا ھر ایک ایک دُوسری کی ماں بھی ھے اور ایک دُوسری کی بیٹی بھی ھے ۔ ساری ھی غفلتیں بیک وقت بنیادی غفلتیں بھی ہیں اور دُوسری غفلتوں کا نتیجہ بھی ہیں ۔ میری درخواست ہے کہ ہم سب پڑھنے والے یہ تہیہ کرلیں کہ آج کے بعد۔ہم نے اپنے اللہ تعالےٰ کی ہر اُس بات پر یقین کر کے عمل بھی ضرور کرنا ہے جِس بات کا ہمیں دِل سے پتہ چل جائے کہ یہی اللہ جی کی بات ہونی چاھیے ۔قرآنِ مجید کی ہر ایک آیت تو پہلے ہی پتہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی باتیں ہیں ۔ جو بھی کوئی اللہ کا بندہ ہمیں اللہ تعالےٰ کے حوالے سے کوئی بھی ایسی بات بتلائے گا جِس بات کی قرآنِ مجید سے تصدیق بھی دِکھلادے گا ۔ تو پھر ہم اللہ کے ایسے بندے کی بات کو تسلیم کرلیں گے ۔ اِسی طرح۔ ہم اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہر ایک ھدایت کو

مان لیں گے ۔ہمیں یقین رکھنا چاہیے کہ اگرکوئی انسان غلط بیانی یا اِفتراء کرکےکسی بات کو اللہ تعالےٰ جی سے منسوب کرکےہمیں بتلائے گا ۔تو بےشک وہ جھوٹا ھی ہو ۔ مگر ھمارا اللہ تعالےٰ تو ضرور سچا ھے ۔ ہمیں اپنے اللہ کےنام سے دی گئی ہر ھدایت یاپیغام کو بہرحال مان لیناچاہیے ۔ہمیں اپنے اللہ جی کےوعدوں پر یقین ھےکہ اللہ تعالےٰ کانام لگاکر افتراءکرنیوالا نہ کامیاب ہوسکتا ھے (دھوکہ دینے میں)۔ اور نہ ہی اللہ تعالےٰ کی فوری گرفت سے بچ سکتا ھے ۔ ہم اللہ جیٰ کےتقوہ کو مقدم رکھیں گے ۔

لہذا ہم ڈریں گےکہ اگر اللہ کا یہ بندہ واقعی اللہ تعالےٰ نےبھیجا ہوا ۔ اورہم نے (Reject) رَدکر دِیا ؟ پھرتو ہم نے بھی اللہ جی کےبھیجے ہوئے (رسول) کا اِنکارکردیا ۔ اِس خوف سے ہم ہر آنے والےکی بات عزت اور احترام سے سُنیں گے ۔ اللہ جی سے دُعائیں کرلیں گے ۔ مگر آئندہ اللہ جی کےکِسی بھی بھیجے ہوئے کو سُنے ۔سمجھے ۔سوچے بغیر رَدنہیں کریں گے ۔ اِنشاءاللہ ۔

جس طرح ہم اللہ تبارک وتعالےٰ کےہمہ وقت اپنے پاس موجودہونےکا اِقرارکرتے ہیں ۔ اگر سچ مُچ اُسی طرح کا یقین بھی پیدا ہوجائے ۔ تو پھر۔ اللہ تعالےٰ سےباتیں کرنےاور باتیں پوچھنےکی صورت خودبخود پیدا ہوجائے گی ۔(اِنشاءاللہ) پھرقرآن کریم بھی مہجورنہیں رھےگا۔ قرآن کی آیات کی تفہیم بھی آجائے گی ۔

میرے پیارے ہموطنو! میرے بھائیو ۔بہنو ۔بچو اورساتھیو! اپنے اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ھدایت کیلیئے سچے دل سے طلبگاراور امیدواربن جاؤ ۔ ہمارا اللہ آپ میں سے ھر ایک قوم(لسانی گروہ) کے اندرھی سے اپناکوئی بندہ بھیجے گا جو آپ کو اللہ جی کے نئے اورتازہ تازہ پیغام پہنچادے ۔ جوکچھ پہلے ہی قرآنِ پاک میں (لکھا ھوا)موجودھے ۔ اللہ تعالےٰ کا نیا بھیجا ہوابندہ (رسول) اُسکی تصدیق کرے گا ۔ اوراللہ تعالےٰ سے براہِ راست علم پاکر۔وہ قرآن کی آیاتِ کے ایسے عالیشان معارف بیان کرےگا ۔جِن معارف کا ویسےہمیں علم نہیں ہوسکتا ۔

مجھے یہ علم نہیں ھےکہ پاکستان کےکونسے علاقہ میں کون اورکتنے ایسے لوگ ہونگے جِن کو اللہ تعالےٰ پہلے ہی بھیج چُکے ہوں ۔ مگر مجھے یہ بات یقین کے ساتھ پتہ ھے ۔کہ۔بالاکوٹ (پاکستان) میں 2005 والے زلزلہ سےچند دِن پہلے اُس شہر بالاکوٹ میں ہمارے مالک۔ ہمارے اللہ جی کا بھیجا ہواکوئی بندہ ضرورمبعوث ہوا ہوا تھا ۔ میرا خیال ھےکہ وُہ محترم اِنسان (رسول) جس کو اللہ تعالےٰ نے بالاکوٹ کی ھلاکت سے پہلے وہاں بھیجاتھا ۔ وُہ حضرت ابھی (یعنی ۲۰۱۰ء میں) زندہ ہونگے ۔

ہماری قوم کے اُن لوگوں کو ۔ جو اُس علاقے (بالاکوٹ) سے تعلق رکھتے ہیں یہ چاہیے کہ اُس اللہ کے بندے کو تلاش کریں ۔ اللہ تعالےٰ اپنے وعدوں کے برخلاف کبھی کسی بستی پر ھلاکت نہیں بھیجتے ۔ اللہ تعالےٰ تو معمولی عذاب بھی صرف تب ہی بھیجتے ہیں ۔ جب اُن بستیوں کی مرکزی بستی میں اپنا رسول مبعوث فرما چکے ہوتے ہیں ۔ ذرا غور سے مندرجہ ذیل آیات کو پڑھیں:۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ [سورۃ الشعراء ۔آیت ۲۰۸]
ہم کسی بستی کو ھلاک نہیں کرتے سوائے اِس کے کہ ہم اُس بستی کیلئے خبردار کرنے والے بھیج چکے ہوں ۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾ [سورۃ القصص ۔آیت ۵۹]
تمہارا رب بستیوں کو ھلاک نہیں کرتا ۔جب تک اُن کی مرکزی بستی میں رسول مبعوث نہ کرچکے -----

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ [سورۃ بنی اسرائیل ۔آیت ۱۵]
----- اور ہم عذاب نہیں دے سکتے جب تک رسول مبعوث نہ کرچکیں ۔

ھمارے بعض علماء (ترجمہ کرنے والوں) نے میرے اللہ جی کی اِن آیات کا ترجمہ ایسے انداز سے تبدیل کردیا ھے کہ اللہ تعالےٰ کی یہ آیات صرف ماضی کے متعلق ایک قصہ۔کہانی کے طور پر نظر آئیں ۔ اِن آیات کے ترجمے تبدیل کرنے کا گھناؤنا جُرم غالباً اِس لئے کرنا پڑا ہوگا ۔ کیونکہ اِن آیات کا صحیح ترجمہ اُن کے نظریہ ختمِ نبوت کو غلط یا جھوٹ ثابت کر رہا ھے ۔ لوگوں کو علم ھے کہ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے زمانہ کے بعد دُنیا میں کئی بستیاں ھلاک ہوئی ہیں ۔ اِن تینوں آیات میں سے ہر ایک کے مطابق تو لازماً یہ تسلیم کرنا پڑتا ھے کہ اُن بستیوں کی ھلاکت سے پہلے۔اُن بستیوں میں سے ہر ایک میں اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے رسول (نذیر یا بشیر) بھی ضرور آئے ہونگے ۔لہٰذا ھماری قوم کے بعض علماء (سارے نہیں) نے میرے اللہ کی آیات کے معنوں کو اپنے جھوٹے عقیدے پر قُربان کردیا ۔ اللہ جی کی آیات کے معنوں کو اپنے نظریے

کے مطابق بدلا لیا ۔ ترجمہ اِسطرح کیا کہ ایسے لگے جیسے کہ ماضی میں (گذشتہ قوموں کے زمانے میں) اللہ تعالےٰ کا یہ دستور (طریقہ کار) تھا ۔حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے وقت کے بعد نہیں رہا ۔ آپ لوگ جو اِس مضمون کو پڑھ رہے ہیں - آپ ذہن میں رکھیں کہ ایسے تمام ترجمے غلط ہیں ۔ اللہ تعالےٰ اپنی کسی بھی سُنت (طریقہ کار) کو تبدیل نہیں کرتے ۔ رسولوں کے بھیجنے کے متعلق تو خصوصاً فرمایا ھے کہ :

سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾ [سورۃ بنی اسرآئیل-آیت ۷۷]
ھماری سنت ھے رسولوں کے متعلق- جن کو آپ سے پہلے بھیجا - کوئی نہیں پائے گا -کہ ہم نے اپنی کوئی سنت چھوڑ دی ہو-

لٰہذا پچھلی تینوں آیات میں جو بیان ہے وہ بہرحال موجودہ زمانے پر بھی اُسی طرح لاگو ھے ۔ بالاکوٹ اور اُسکی نواحی بستیاں ہلاک ہوگئیں ۔ اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) وہاں ضرور آیا تھا ۔ اُس کو تلاش کرنا چاہیے ۔ پاکستان کے موجودہ حالات کے مطابق کوئی اللہ کا بھیجا ہوا بندہ کراچی میں بھی آیا ہوا ھوگا -کوئی پشاور اور سرحد کے علاقہ میں بھی ہونگے ۔ اپنے اپنے علاقوں میں تلاش کریں ۔ اللہ تعالےٰ ھماری مدد فرمائیں ۔ آمین ۔

انشاءاللہ تعالےٰ ۔ حسب توفیق نئے مضامین اور نئے ویڈیوز اِس ویب سائیٹ پر لگاتا رہوں گا ۔ آپ سے درخواست ھے کہ وقتاً فوقتاً اِس ویب سائیٹ پر دیکھ لیا کریں ۔ اللہ تعالےٰ آپ سب پر اپنا خاص رحم اور فضل فرمائے۔ آپ کے گھروں میں امن -خوشی -خوشحالی -محبت - پیار اور برکتوں والا ماحول قائم رھے ۔ آمین یا رب العالمین ۔

والسلام : آپکا ہم وطن -آپکا بھائی
اللہ تعالےٰ کا ایک عاجز بندہ
محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)
آج مورخہ ۱۸ مئی ۲۰۱۲ء ھے ۔